Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل بیدِ اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم چہار شنبہ
۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۲۸ ہجرت ۱۳۳۱ ہش | ۲۸ مئی سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۲۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ مئی:- (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ضعف اور کمزوری کے باعث ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

—— لاہور ۲۷ مئی:- مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج ٹمپریچر ننانوے سے زیادہ ہو گیا۔ دل کی حالت کمزور ہے۔ اور سانس کی بھی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

—— مکرم نواب صاحب کے چھوٹے صاحبزادے مصطفیٰ احمد کو درد میں افاقہ ہے۔ لیکن بخار بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اسلامی ملکوں کے وزرائے اعظم کی مجوزہ کانفرنس میں ہلالی پاشا نے شرکت کا فیصلہ کر لیا

قاہرہ ۲۷ مئی:- مصری حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ مصر کے وزیر اعظم ہلالی پاشا نے اسلامی ملکوں کے وزرائے اعظم کی مجوزہ کانفرنس میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کانفرنس جولائی کے مہینہ میں کراچی میں منعقد ہو گی۔ ہلالی پاشا نے قاہرہ میں پاکستان کے ناظم الامور سید طیب حسین کو اپنے اس فیصلہ سے اطلاع دے دی ہے۔ سید طیب حسین نے آج اسکندریہ میں وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ ہلالی پاشا نے انہیں بتایا کہ وہ کانفرنس میں شرکت کے علاوہ حکومت پاکستان کے ساتھ مشترکہ مفاد کے دوسرے اہم معاملات پر بھی بات چیت کریں گے۔

ڈاکٹر گراہم نیا فارمولا پیش کریں گے

نیو یارک ۲۷ مئی:- معلوم ہوا ہے۔ کہ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم انخلاءِ افواج کے متعلق ہندوستان و پاکستان کے باہمی اختلافات کو دور کرنے کے لئے عنقریب ایک نیا فارمولا پیش کریں گے۔ وہ جمعرات کے روز ہندوستان و پاکستان کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت پھر شروع کرنے والے ہیں۔

وزیر خزانہ مسٹر محمد علی کی صحت

ڈھاکہ ۲۷ مئی:- آج یہاں وزیر خزانہ مسٹر محمد علی کی صحت کے متعلق سرکاری طور پر جو بلیٹن شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگرچہ مسٹر محمد علی ابھی کمزور ہیں۔ اور انہیں خفیف سی حرارت بھی ہے۔ لیکن ان کی حالت بدستور بہتر ہو رہی ہے۔ تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ کشمیر کا مسئلہ جلد حل ہو جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ دفاع کا بجٹ ملک کی ترقی کے راستہ میں بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہو رہا ہے۔ دفاعی اخراجات کو بآسانی نصف کیا جا سکتا ہے۔

بہاولپور کے انتخابات میں مسلم لیگ کو قطعی اکثریت حاصل ہو گئی

ریاست کی لیگ اسمبلی پارٹی نے مخدوم زادہ حسن محمود کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا

بغداد الجدید ۲۷ مئی:- بہاولپور کے انتخابات میں مسلم لیگ کو قطعی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ اسمبلی کی کل ۴۹ نشستوں میں سے اس نے ۳۵ نشستیں جیتی ہیں۔ باقی ۱۴ نشستوں پر مخالف گروپ کے دس جماعت اسلامی کے دو اور دو آزاد امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ ریاستی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا آج پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں مخدوم زادہ حسن محمود کو پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت پاکستان مسلم لیگ کی ذیلی جماعت مخدوم الملک سید غلام میران شاہ نے کی۔ امیر بہاولپور مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر مخدوم زادہ سید حسن محمود کو ریاست میں پہلی جمہوری حکومت بنانے کی دعوت دے رہے ہیں۔ امید ہے کل یا پرسوں تک نئی حکومت کے قیام اور وزراء کے ناموں کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اسمبلی کے مخالف گروپ کا اجلاس بھی آج ہی ہو رہا ہے۔ جس میں پارٹی لیڈر منتخب کیا جائے گا۔ مخالف گروپ کے نظام الدین حیدر، سردار محمود خاں اور رئیس محمد صاحب کو اپنے حلقوں میں شکست ہوئی ہے جبکہ وہ رہنما رہے ہیں۔ اقلیتوں کی نشست مخالف پارٹی کے دوار کا داس نے جیتی ہے۔ اسی طرح خواتین کی نشست پر بیگم زبیدہ احسان الحق کامیاب ہوئی ہیں۔ انہوں نے مسلم لیگی امیدوار جمیلہ اللہ صاحبہ سے ۲۸ ووٹ زیادہ حاصل کئے۔ جماعت اسلامی کے دونوں کامیاب امیدوار محمد اجمل خاں اور برکت علی رحیم یار خاں کے شہری اور دیہی حلقوں سے منتخب ہوئے ہیں۔ مخالف گروپ نے کل رات ایک جلسہ میں مطالبہ کیا کہ انتخابات پھر کرائے جائیں۔ اس مرتبہ بھی مخالف گروپ نے حکومت اور مسلم لیگ پر بد عنوانیوں کا الزام لگایا۔

کشمیر کا مسئلہ جلد حل ہونا چاہیئے

اس کی وجہ سے ہندوستان زیادہ زیر بار ہو رہا ہے (امبیدکر)

نئی دہلی ۲۷ مئی:- ہندوستان کی شیڈیول کاسٹس فیڈریشن کے صدر ڈاکٹر امبیدکر نے آج ایوان بالا میں ہندوستان کے بجٹ پر کڑی نکتہ چینی کی۔ انہوں نے ... دوران میں دہلی کے ان حادثوں پر بحث کرنے کی اجازت مانگی گئی تھی۔ مزید برآں اسپیکر نے حقوق کی کمیٹی کو ہدایت کی کہ وہ اس امر پر غور کرے کہ مسٹر دیش پانڈے کی گرفتاری سے ایوان کے حقوق پر اثر پڑتا ہے۔

تار اور ٹیلیفون کے آلات اور ان کا تمام متعلقہ سامان پاکستان میں تیار کیا جائیگا

ایک وسیع کارخانہ قائم کرنے کے متعلق حکومت پاکستان اور ایک جرمن فرم کے درمیان سمجھوتہ

کراچی ۲۷ مئی:- کل حکومت پاکستان اور ایک جرمن فرم کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا۔ اس سمجھوتہ کے تحت یہ فرم پاکستان میں تار اور ٹیلیفون وغیرہ کا جملہ سامان تیار کرنے کا انتظام کرے گی۔ چنانچہ ایک سال کے اندر اندر یہاں ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ جس میں تار اور جوڑ کا، ٹیلیفون کے جملہ آلات تیار کئے جائیں گے۔ اگرچہ یہ کارخانہ قائم ہوتے ہی کام شروع کر دے گا۔ لیکن اس کی تکمیل پر چار سال صرف ہوں گے۔ جس کے بعد ہر طرح کا سامان بآسانی تیار ہو سکے گا۔ کارخانے کو چلانے کے لئے معاہدہ فرم پاکستانی کاریگروں اور ماہروں کو جرمنی میں تربیت دے گی۔ اور چار سال گزرنے کے بعد کارخانے کا تمام غیر ملکی عملہ سبکدوش کر دیا جائے گا۔ اس کارخانے کے قائم ہونے سے امید ہے۔ تار اور ٹیلیفون کی تمام ضروریات پوری ہو سکیں گی۔ کارخانہ کا کل سرمایہ ۶۰ لاکھ روپیہ ہو گا۔ جس کا ۷۵ فی صدی حکومت پاکستان خود ادا کرے گی۔ باقی ۲۵ فی صدی سرمایہ مذکورہ جرمن فرم میسرز سائمنز اینڈ ہالسکے کی طرف سے ان کے ایجنٹ میسرز فریڈ سنز لگائیں گے

... یا نہیں۔ کیونکہ مسٹر پانڈے ایوان زیریں کے رکن بھی ہیں۔

دہلی میں فرقہ دارانہ فساد!

کئی مسلمان زخمی ہوئے

—— نئی دہلی ۲۷ مئی: کل دہلی میں جو حادثات پیش آئے تھے۔ اور جن میں کئی مسلمان زخمی ہوئے تھے ان کے سلسلے میں آج ہندو مہاسبھا کے آرگنائزنگ سیکرٹری مسٹر دیش پانڈے اور دوسرے دس مہاسبھائیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس سلسلہ میں دہلی کے حکام کی طرف سے اب تک بیس آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ حالات پر پوری طرح قابو پانے کے لئے پولیس شہر میں گشت لگا رہی ہے۔ آج ہندوستان کے ایوان زیریں میں اسپیکر نے التواء کی دو تحریکیں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جو

فیڈرل کورٹ میں بیگم جوناگڑھ کے وکیل صفائی نے اپنی بحث مکمل کر لی

لاہور ۲۷ مئی:- آج صبح فیڈرل کورٹ میں نواب صاحب جوناگڑھ کی بڑی بیگم منور جہاں کے وکیل نے اپنی بحث مکمل کر لی۔ وکیل نے اس بات کے حق میں دلیلیں پیش کیں۔ کہ چونکہ منور جہاں بیگم ایک بیرونی ریاست کے خود مختار حکمران کی بیوی ہیں۔ اس لئے بین الاقوامی قانون کے تحت انہیں پاکستانی عدالتوں میں مقدمے سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اس بارے میں چیف جسٹس نے سرکاری وکیل مسٹر رو ڈکاک سے کی وضاحت چاہی۔ اول کیا دستاویز الحاق کے تحت بعض اختیارات حکومت پاکستان کے سپرد کرتے وقت نواب صاحب جوناگڑھ کو بعض مراعات دی گئی تھیں۔ دوسرے یہ کہ کیا نواب صاحب بین الاقوامی قانون کے تحت پاکستانی عدالتوں میں مقدمہ چلائے جانے سے مستثنیٰ قرار دیئے جانے کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ سرکاری وکیل نے عرض کیا کہ نواب صاحب جوناگڑھ غیر ملکی حکمران نہیں ہیں۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا کہنا ہے۔ کہ عدالت عالیہ نے اس نکتہ پر بھی غور کیا۔ کہ کسی بیرونی حکمران کی اہلیہ بھی ایسا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔ کہ وہ پاکستانی عدالتوں میں مقدمہ چلائے جانے سے مستثنیٰ ہے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے چھپوا کر دفتر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

چندہ امداد درویشان و فدیہ ماہ صیام

— وصدقہ وغیرہ —

— از تاریخ ۱۴/۵/۵۲ — تا — ۲۴/۵/۵۲ —

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

چندہ امداد درویشان وصدقہ و فدیہ ماہ رمضان کی جو رقوم سابقہ اعلان کے بعد دفتر ہذا میں وصول ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے اور انہیں نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے جنہوں نے اپنے درویش بھائیوں اور ان کے اہل وعیال کی خدمت میں حصہ لیا ہے۔ اور اسی طرح ان بہنوں اور بھائیوں کے فدیہ کو قبول فرمائے۔ جو انہوں نے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے اپنے غریب بھائیوں کی امداد کے لئے خدا کے حضور پیش کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں غریب بھائیوں کی امداد کے لئے خصوصیت کے ساتھ تحریک فرمایا کرتے تھے۔ اور خود آپ کے متعلق حدیث میں یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں آپ کا ہاتھ صدقہ وخیرات میں اس طرح چلتا تھا۔ جس طرح کہ وہ تیز آندھی چلتی ہو۔ جو کسی روک ٹوک کو خیال میں نہیں لاتی۔ پس ہمارے دوستوں کو بھی اپنے آقا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سنت کی اتباع میں اس مبارک مہینے کے ایام میں اپنے غریب بھائیوں کا بیش از پیش خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے قرب وجوار میں کوئی غریب اور مستحق رہتا ہو۔ تو اس کی امداد کی جائے۔ کیونکہ اس کا حق مقدم ہے۔ لیکن بصورت دیگر درویشوں اور ان کے اہل وعیال اور دوسرے مستحقین کے لئے مرکز میں رقم بھجوا دی جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کا حافظ وناصر ہو۔ اور اپنے فضل ورحمت کے سایہ میں رکھے آمین۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

(۱) میاں محمد عالم صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس امداد درویشاں ۰—۰—۱۰ روپے

(۲) شیخ مظفر دین صاحب امپیریل الیکٹرک سٹور پشاور کینٹ امداد درویشاں ۰—۰—۵۰ "

(۳) راجہ نصر اللہ صاحب پولیس ہسپتال گجرات صدقہ برائے درویشان قادیان ۰—۰—۱۵ "

(۴) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر صوفی احمد صاحب مشن ہسپتال لاہور " " ۰—۰—۵ "

(۵) محمد یعقوب خان صاحب طارق آباد لائل پور امداد درویشان ۰—۰—۵ "

(۶) سلیمہ اختر صاحبہ لیڈی ڈاکٹر سول ہسپتال جھنگ مگھیانہ " ۰—۰—۵ "

(۷) اہلیہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ فدیہ رمضان برائے درویشان ۰—۰—۲۰ "

(۸) عبدالرزاق صاحب مالک مجاہد کلاتھ ہاؤس امداد درویشاں [illegible]

(۹) سلیمہ اختر صاحبہ لیڈی ڈاکٹر سول ہسپتال جھنگ " ۰—۰—۵ "

(۱۰) اہلیہ ضیاء الحق صاحب طوجی روڈ کوئٹہ فدیہ رمضان برائے درویشاں ۰—۰—۲۵ "

(۱۱) خلیفہ عبدالمنان صاحب اسسٹنٹ گیریژن انجینئر سیالکوٹ امداد درویشاں ۰—۰—۱۰ "

(۱۲) " " " فدیہ رمضان بذریعہ افسر صاحب لنگر خانہ ربوہ ۰—۰—۱۰ "

(۱۳) اہلیہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پشاور امداد درویشاں ۰—۰—۲۵ "

(۱۴) عبدالوہاب خان صاحب عبدالکریم روڈ لاہور امداد درویشاں ۰—۰—۱۰ "

(۱۵) اہلیہ صاحبہ حاجی محمد فاضل صاحب اوورسیر ربوہ " ۰—۰—۱۰ "

(۱۶) امۃ الرحمٰن رفیعہ صاحبہ زوجہ قریشی عبدالوحید صاحب ربوہ فدیہ رمضان برائے درویشان ۰—۰—۱۴

(۱۷) اہلیہ شیخ محمد صدیق صاحب چنیوٹ فدیہ رمضان برائے درویشان ۰—۰—۳۰

(۱۸) ابو المبارک مولوی محمد عبداللہ صاحب پسرور منجانب حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا برائے امداد درویشان ۰—۰—۱۰

(۱۹) ابو المبارک مولوی محمد عبداللہ صاحب پسرور منجانب والدہ مرحومہ خود برائے امداد درویشان ۰—۰—۱۰

(۲۰) پاکپتن چودھری محمد حسین صاحب چیمہ کاکول بطور صدقہ (مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کی جائے) ۰—۰—۱۰

(۲۱) اہلیہ صاحبہ حکیم سید پیر محمد صاحب ہوشیارپوری حال سیالکوٹ (ماہ صیام میں درویشان کی خدمت کے لئے) ۰—۰—۲۵

میزان کل ۰—۰—۳۱۴

روح کو آواز دے کر لے گئی روحِ ارم

چھیڑ کر مغموم نغمے میں ذکرِ اُمّ المومنین میری مایوسی میں کس نے تازہ آہیں گھول دیں
دفعتہً جولانیوں کی گرم سانسیں رک گئیں شمعِ نورِ صبر وہمت کی لَویں تھرا اٹھیں
آہ وہ شفقت بھرے لمحات۔ جو باقی نہیں

اک بگولا انبساطِ جسم وجاں کو لے گیا جسم وجاں تو کیا نشاطِ جاوداں کو لے گیا
مہدیٔ آخر زماں کی ہم عناں کو لے گیا نازشِ بزمِ جہاں نصرت جہاں کو لے گیا
درد کا سیلاب جسمِ ناتواں کو لے گیا

وہ محبت اور ارادت کے زمانے اب کہاں وہ "تبرک" کے لئے حیلے بہانے اب کہاں
وہ رفاقت آفریں رنگیں ترانے اب کہاں جن کا ہر نقطہ حقیقت تھا فسانے اب کہاں
جو خزف کو بھی دُرِ نایاب جانے اب کہاں

وقت کی بے مہریوں کا کھل گیا آخر بھرم ایک غم دے کر اجاگر کر دیئے ہیں لاکھ غم
بلبلاتے اور تڑپتے رہ گئے باچشمِ نم رُوح کو آواز دے کر لے گئی رُوحِ اِرَم
تھم گئی کس مرحلے پر بارشِ لطف وکرم

گُل ہوئی شمعِ سکوں رنگِ وفا جاتا رہا اک وجودِ بے مثال دنیا سے بہا جاتا رہا
جس کا نام امید کا پیغام تھا جاتا رہا خلق کے روندے ہوؤں کا آسرا جاتا رہا
جس پہ میری جاں سو جاں سے فدا جاتا رہا

لیکن اے شہرِ خموشاں کی مقدس سرزمیں یہ تو اظہارِ تفوق کا طریق اچھا نہیں
ایسی آبادی کے منصوبے پنپتے ہیں کہیں جن کی بنیادیں ہوں چشمِ نم۔ دلِ اندوہگیں
چومتی ہو اس لئے پاؤں کہ جھک جائے جبیں

تیرے دامن میں نہاں ہیں سینکڑوں عالی وقار سیم تن لاکھوں۔ کروڑوں گلبدن رنگیں عذار
ایسے سطوت کوش نازاں جن پہ بزمِ روزگار تجھ سے خم کھا کر گزرتا ہے غرورِ شہریار
تیرے جھونکے زرد کر دیتے رہے روئے بہار

اس فراوانی پہ بھی ہم سے یہ "دولت" چھین لی اَن گنت بچوں سے "امی" کی محبت چھین لی
کٹ رہی تھی جس کے بل بوتے پہ "غربت" چھین لی جس کو خود حق نے کہا تھا "میری نعمت" چھین لی
باپ نے بیٹوں کو جو دی تھی "امانت" چھین لی

ہر طرف امڈا چلا آتا ہے سیلابِ ستم دارِ ہجرت بے سروسامانیاں گردابِ غم
یاس کی یورش زیادہ۔ امن کی امید کم وقت کی چتون پہ شکنیں چرخ کی گردن پہ خم
ہر زباں پر ہے صدا جمنے نہ پائیں اب قدم

یہ بھی کچھ ہے مگر اے ساکنِ خُلدِ بریں اے گلستانِ عدم آباد کی محفل نشیں
تربیت پہ تیری قائم ہیں بصد عزم ویقیں جبینیں جن پہ کھیلی ہے تری چشمِ حسیں
وہ کسی در پر خدا کے بعد جھک سکتی نہیں (ناتمام)

ثاقب زیروی

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۵۲ء

احراریوں کو کیوں کھلی چھٹی ہے؟

ادھر ۱۹ مئی ۱۹۵۲ء کو شیخ حسام الدین احراری اور تاج الدین احراری لاہور میں تقریریں کر کے ہٹے ہیں۔ کہ جن میں حکومت تک کو چیلنج دیا گیا ہے کہ احراری سر بھر سے احمدیوں کے جلسوں کو ضرور روکیں گے خواہ کچھ ہو جائے۔ اور جو تقریریں "آزاد" کی ۲۳ مئی ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اور یقیناً حکومت کی نظروں سے اس کے اپنے رپورٹروں کی رپورٹ اور آزاد کا یہ پرچہ ضرور گزرا ہو گا۔ اور ادھر یہی تقریریں پھر انہوں نے لاہور سے بھی زیادہ اشتعال انگیزی کے ساتھ ۲۲ مئی ۱۹۵۲ء کو لائل پور میں جا کی ہیں

ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ احراریوں کو ایسی آزادیٔ تقریر و تحریر کس نے عطا کر دی ہے۔ جو نہ کسی دوسرے لیڈر کو حاصل ہے۔ اور نہ کسی دوسرے اخبار کو۔ نہ پاکستان میں اور نہ دنیا کے کسی اور ملک میں۔

ایک طرف تو حکومت سیفٹی ایکٹ پاس کر رہی ہے۔ جس کے خلاف اخبارات احتجاج پر احتجاج کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ احراری لیڈر ہیں اور یہ احراری اخبار ہے۔ کہ ملک میں نقض امن کا حکومت کو چیلنج پر چیلنج دیتا ہے۔ اور اسکو کوئی نہیں پوچھتا۔

سیفٹی ایکٹ کو جانے دیجئے اگر کوئی فرد بر ملا اگر یہ کہے کہ میں نقض امن کروں گا۔ تو ملک کے معمولی قانون کے مطابق بھی اسکو فوراً گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اور مجاز مجسٹریٹ کے پاس پیش کر کے اس کی چھ ماہ سال دو سال کے لئے ضمانت لے لی جاتی ہے۔ مگر حیرانی ہے کہ احراریوں کے یہ لیڈر ملک کے چپہ چپہ پر اعلان کرتے پھرتے ہیں۔ کہ وہ نقض امن کریں گے۔ لیکن ان کو کوئی نہیں پوچھتا

یہ گروہ صرف نقض امن کا ہی چیلنج نہیں دیتا بلکہ پاکستان کی ایک نہایت وفادار جماعت کے خلاف عوام میں مذہبی منافرت پھیلاتا پھرتا ہے۔ اور اس کے خلاف اشتعال انگیزی کرتا ہے۔ جو پاکستان کے موجودہ قانون میں سخت جرم ہے۔ مگر پھر بھی جیسا کہ بظاہر ثابت ہوتا ہے۔ ان کو کوئی نہیں پوچھتا۔

اگر خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مسٹر غلام محمد گورنر جنرل میاں ممتاز محمد دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور مسٹر چندریگر گورنر پنجاب ہم کو بتا دیں کہ اس میں کیا ملکی مصلحت ہے تو ہم صبر و شکر کر کے اپنے ملک و قوم کے لئے وہ سب تکالیف خوشی سے برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو اس گروہ کے غیر قانونی اور غیر اسلامی رویہ سے ہم کو پہونچ رہی ہیں۔ ہم اف تک نہیں کریں گے۔

ہمیں بتایا جائے کہ شیخ حسام الدین تاج الدین وغیرہم لیڈروں کے اس رویہ سے واقعی پاکستان کی بین الاقوامی شہرت کو چار چاند لگ رہے ہیں تو ہم کو پھر کوئی اعتراض باقی نہیں رہے گا۔ مگر مصر کی وفد پارٹی کے محمد مصطفےٰ مومن کے بیان سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ چار چاند نہیں بلکہ پاکستان کی شہرت کو نہایت بدنما داغ لگا رہے ہیں

دستور سازی

کچھ عرصہ ہوا ہم نے ان کالموں میں لکھا تھا۔ کہ پاکستان کی دستور سازی میں جو سب سے بڑی روک ہے وہ وہ لوگ ہیں جو "شریعتی قانون" کے نعروں سے ملک میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بات در اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے خام خیال میں "شریعتی قانون" کا ایک نہایت تنگ نظرانہ اور غیر اسلامی تصور بنا رکھا ہے جو ان کے دلوں کے نہاں خانوں میں مخفی ہے۔ جس کو وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ مگر کن انکھیوں اور اشاروں میں ایک دوسرے کو سمجھا لیتے ہیں

سال ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا کہ کچھ ایسے علماء جن میں احرار کو گلہ باز اور وہ علماء کہلانے والے زیادہ تر شامل تھے۔ جو مسلم لیگ اور پاکستان کی مخالفت قولاً اور فعلاً کرتے رہے ہیں کراچی میں جمع ہوئے اور انہوں نے بزعم خود اسلامی دستور کے بنیادی اصول گھڑ کے رکھ دیئے اور یہ دعوےٰ کیا کہ یہ بنیادی اصول ایسے ہیں کہ تاریخ اسلام میں ابھی ایسے اصول پہلے نہیں بنائے گئے۔ اور آئندہ بھی اسلامی دستور سازی کے لئے تمام اسلامی ممالک کے لئے سنگ میل کا کام دیں گے۔ علماء کی اس خود ساختہ مجلس کی صدارت جناب مولانا سلیمان ندوی کے سپرد کی گئی تھی۔ مگر ان اصولوں کی اشاعت کے چند ہی روز بعد مولانا موصوف جب حکومت کی کمیٹی میں شامل ہو گئے۔ تو ان علماء کے ترجمانوں نے آپکے خلاف سخت احتجاج کیا۔ چنانچہ "الاعتصام" گوجرانوالہ نے آپ کو سخت سست تک بھی کہا گیا۔

شیعوں نے تو ان بنیادی اصولوں کے خلاف ایک باقاعدہ محاذ قائم کیا۔ اور بلا استثناء ہر شیعہ اخبار نے اس کے خلاف لکھا۔ چونکہ حافظ کفایت حسین صاحب شیعوں کے مشہور عالم ہیں شروع ہی سے احراریوں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ علماء کی اس خود ساختہ دستور ساز مجلس میں ان کو بھی شامل کر لیا گیا تھا۔ اور آپ نے بلا سوچے سمجھے ان بنیادی اصولوں کے مسودہ پر دستخط کر دیئے تھے۔ شیعوں کو جب علم ہوا تو انہوں نے ان اصولوں اور حافظ صاحب دونو کو خوب آڑے ہاتھوں لیا۔

ہم نے بھی ان بنیادی اصولوں کی بنیادی غلطیوں کی طرف پورے زور سے توجہ دلائی۔ در اصل یہ دستور سازی کے اصول ایسے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے ہمارے ان علماء کا اندرونہ کا پردہ چاک ہو جاتا ہے یہ لوگ در اصل اسلام کے ایک خاص فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ملک کا دستور ایسا بنوانا چاہتے ہیں جو اس فرقہ کی فقہ کے مطابق ہو۔ ان علماء کے خیال میں ایک خاص فرقہ کی یہاں اکثریت ہے، اسلئے دستور ایسا بننا چاہیئے۔ جو اس خاص فرقہ کی فقہ کے مطابق ہو۔ چنانچہ مودودی صاحب جو ان نام نہاد علماء کی مجلس میں شامل تھے۔ اور جنہوں نے بعد میں بڑے طمطراق سے ان اصولوں کو کئی کئی طریقوں سے شائع کیا تھا۔ کئی بار صاف صاف لفظوں میں ارشاد فرما چکے ہیں کہ پاکستان میں ملکی قانون (Law of Land) اکثریت کی فقہ کے مطابق ہو گا۔ باقی اسلامی فرقوں کی فقہ کو استثنائی حقوق دیئے جائیں گے۔

یہ اصول نہ صرف ملکی لحاظ سے سخت خطرناک ہے۔ کیونکہ اس سے سخت فتنہ برپا ہوتا ہے۔ بلکہ خود اسلامی روح کے سخت منافی ہے۔ پاکستان میں اسلام کے کئی ایک فرقے ہیں۔ جو باہم سخت فقہی اختلافات رکھتے ہیں۔ اسلام میں اکثریت اور اقلیت کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ بلکہ اسلام حق کا علمبردار ہے۔ خواہ ایک شخص ہی کیوں نہ حق پر ہو۔ اور ساری دنیا اس کے خلاف کیوں نہ ہو۔ اس لئے اگر ہم یہاں اسلامی قانون چاہتے ہیں۔ تو کسی طرح بھی اکثریت اور اقلیت کا سوال نہیں ہونا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ جس کو ہم اقلیت قرار دیں وہی فرقہ حق پر ہو۔ اتنے فرقوں کے درمیان حق کا فیصلہ کرنا ہرگز اکثریت کا کام نہیں ہے۔ اگر اسلام میں اکثریت کا سوال ہوتا تو نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قریش مکہ سچے تھے۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا درست کیا۔ الغرض اسلام میں محض اکثریت حق میں ایک ذرہ بھر بھی اضافہ نہیں کر سکتی۔ حق حق ہے۔ خواہ اسکو ایک شخص بھی نہ مانتا ہو۔ اور ناحق ناحق ہے خواہ ساری دنیا اس کی طرفدار ہو۔ اگر ہم کوئی اصل صرف اکثریت کے لحاظ سے کریں گے۔ تو اسلامی اصول کی پابندی نہیں کریں گے۔ بلکہ لادینی اصول کی پابندی کریں گے۔ کیونکہ اکثریت کا اصول لادینی جمہوریتوں کا اصول ہے۔ جس میں حق و باطل کا امتیاز نہیں ہوتا۔

متذکرہ بالا اصولوں میں مسلمہ اور غیر مسلمہ فرقوں کا بھی امتیاز کیا گیا ہے۔ سوال ہے کہ کس سے مسلمہ یا غیر مسلمہ؟ کیا اکثریت کے؟ یہاں پھر وہی سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اکثریت کو اسلام میں محض اکثریت کی وجہ سے کوئی حق حاصل نہیں ہوتا۔ شائد یہاں اصول اجماع کی آڑ لی جائے گی اول تو یہ بھی ایک فقہی اصول ہے۔ جو تمام علمائے اسلام کے نزدیک مسلمہ نہیں ہے۔ پھر اجماع کے یہ معنے نہیں ہیں کہ چند علماء بطور خود جمع ہو کر ایسے اصول گھڑ ڈالیں۔ جو بعض دوسرے فرقوں کے نزدیک جو اپنے آپ کو اسلامی کہتے ہیں۔ غیر اسلامی اصول قرار پاتے ہوں۔ پھر علماء کا بڑے سے بڑا اجماع بھی کسی فرقہ کو غیر اسلامی قرار نہیں دے سکتا۔

آجکل جبکہ دستور ساز اسمبلی چاہتی ہے کہ اب جلد از جلد دستور بنا دیا جائے۔ ان خود ساختہ علماء نے پھر مبہم اور غیر مشخص نعرہ بازی شروع کر دی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ دستور ساز کمیٹی ان خود ساختہ علماء کی کسی دھمکی میں نہیں آئے گی بلکہ اسلامی مملکت کے بنیادی اصول اسلام کے ایسے وسیع اصولوں پر بنائے گی۔ جس میں ہر اسلامی کہلانے والا فرقہ آ سکے۔ اور جس پر کسی فرقہ کو کوئی اعتراض نہ ہو سکے۔ خواہ اس فرقہ میں ایک ہی فرد کیوں نہ شامل ہو۔ اسلام کے کسی قانون میں ہر وہ فرقہ اسلامی فرقہ ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے کوئی مولوی خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو۔ بلکہ مولویوں کا عظیم الشان سے عظیم الشان اجماع بھی اس کو اسلام کے سیاسی حقوق سے محروم نہیں کر سکتا

ہمیں امید ہے کہ دستور ساز کمیٹی ان مبہم اور غیر مشخص نعرہ بازیوں کی کوئی پروا نہیں کرے گی اور اپنا کام دیانتداری سے سرانجام دے گی۔ اگر اس نے ان نعرہ بازیوں پر کان دھرا۔ تو وہ قیامت تک بھی دستور نہیں بنا سکے گی۔ کیونکہ یہ متعصب علماء ہر بار یہی نعرہ لگائیں گے "کسر رہ گئی کسر رہ گئی"۔ "میں نہ مانوں میں نہ مانوں"۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

.... احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاھم اللہ خیراً

(منقول از اخبار الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا

(از مکرم چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے)

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات کے ساتھ بہت سی برکات روحانی اور جسمانی رخصت ہوگئیں۔ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" کی وحی الٰہی میں آپ بھی شامل تھیں۔ میں نے اس الہام کا اس لئے ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت اماں جان رضؓ کی شان میں دوسرے دوستوں نے جن الہامات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں اس الہام کا ذکر نہیں ہے۔ هنّ لباس لکم وانتم لباس لهنّ۔

ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا محبت سے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیر رہی ہیں برکت دینے کے لئے۔ میں ان کے پاس بے تکلف حقیقی ماں کی طرح بیٹھا ہوا ہوں۔ جب خواب کی حالت دور ہوگئی۔ تو میری توجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" اور کلام الٰہی هنّ لباس لکم وانتم لباس لهنّ کی طرف پھر گئی۔ اس سے پہلے میرا ذہن کبھی اس طرف نہیں گیا تھا۔

میں سب سے پہلے جون ۱۸۹۸ء میں قادیان آیا۔ میں بچہ تھا۔ اور قصور ضلع لاہور کے ڈسٹرکٹ بورڈ سکول میں چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا۔ اس زمانہ میں حضرت اماں جان مہمان نوازی میں خاص طور پر حصہ لیتیں۔ مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گول کمرہ میں کھانا کھاتے تھے جب کھانا کھا چکے۔ تو ایک شخص آیا۔ اور اس نے آواز دی۔ کہ کسی مہمان کو کوئی خاص ضرورت ہو۔ یا کھانے کے متعلق کوئی خاص عادت ہو۔ تو بتا دے۔ میں نے بے تکلفی سے کہہ دیا۔ کہ مجھے لسی کی عادت ہے۔ تھوڑی دیر میں دہی کی میٹھی لسی لائی گئی۔ اور میں نے پی۔ اور بعض دوسرے دوستوں نے بھی پی۔ غالباً بعض دوسرے دوست حسب عادت چائے یا پان منگواتے تھے۔ مہمانوں کے آرام کے خیال کی یہ ایک اچھی مثال ہے۔ کہ کسی مہمان کو کسی خاص عادت کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ اور اس سے دریافت کر لیا جائے۔

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا تمام بچوں سے یکساں محبت اور احسان کا سلوک کرتیں۔ خواہ ان سے یا ان کے والدین سے ذاتی طور پر واقف ہوں یا نہ ہوں۔ میں ایک دہقانی لڑکا تھا۔ اور حالات کے ماتحت مجھے اچھی طرح یقین ہے۔ کہ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہا میرے والدین سے روشناس نہ تھیں۔ تاہم کئی دفعہ ایسا واقعہ ہوا۔ کہ جب ہم دار المسیح کے پاس کہیں بیٹھے ہوں۔ تو اندر سے کوئی خادم کھانے کی چیز لے آتا تھا۔ یہ تعلق اور خوشی کے اظہار کے لئے ہوتا تھا۔ چنانچہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں اور ایک دوسرا طالب علم مسجد مبارک کی دوسری منزل پر بیٹھے ہوئے تھے ایک خادمہ پان لائی۔ اور کہا اماں جان رضؓ نے بھیجے ہیں۔ اور ہم نے کھائے یہ پہلا پان تھا۔ جو میں نے کھایا۔ یہ غالباً ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے۔ اس زمانہ میں لاہور میں شاذ و نادر کافی پانوں کی کھل گئی تھیں۔ لیکن گاؤں کے لوگ بالکل پان نہیں کھاتے تھے۔ اسی طرح مجھے ایک دفعہ ارائتہ بھجوایا۔ حالانکہ حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہا مجھے بالکل نہیں جانتی تھیں۔ کہ میں کون ہوں اور کہاں کا رہنے والا ہوں۔ غالباً مجھے سکول میں بچوں کے ساتھ یا مسجد میں دیکھا ہوگا۔ اتنی چھوٹی عمر کے بچوں کی دلداری کا عام طور پر کون خیال رکھتا ہے۔ بعد میں میں جب مضبوط ہوگیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سفر اور حضر میں خدمت کی سعادت بخشی۔ تو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا مجھے اچھی طرح پہچان گئی تھیں۔

میری بیوی ہاجرہ مرحومہ سے بہت محبت کا سلوک فرماتی تھیں۔ اور اکثر ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوا کرتی تھیں۔ اور نصیحت فرمایا کرتی تھیں۔ کہ بیوی اور خاوند کو ایک دوسرے کی خوشی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ لباس کے پہننے کھانے پینے کی عادات اور اوقات تک کا خیال رکھنا چاہیئے۔ بعض دفعہ ساتھ جو ساتھی عورتیں یا خادمات ہوتی تھیں۔ ان کو کام میں مدد کا حکم بھی دیتی تھیں۔ اور میری بیوی ہاجرہ مرحومہ اکثر حضرت اماں جان رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوتی رہتی تھی۔

۱۹۱۷ء کا واقعہ ہے۔ کہ مجھے ککروں کی بیماری سے بہت تکلیف تھی۔ ایک رات مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ اور میں ساری رات نہ سو [illegible] حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلوایا۔ حضرت میر صاحب تشریف لائے۔ اور خود اپنے ہاتھ سے دوائی لگا کر تشریف لے گئے۔ اور شدت بیماری کا مجھ سے یا میری بیوی سے ذکر نہ کیا۔ البتہ واپس گھر پر جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ذکر فرمایا۔ کہ فتح محمد کی دائیں آنکھ تو قریباً ضائع ہو چکی ہے۔ اور آنکھ کی پتلی سے لے کر آنکھ کے آخر تک زخم ہے۔ اور آنکھ کے اندر کی سفیدی نظر آتی ہے۔ اور دوسری آنکھ کے ضائع ہونے کا بھی خطرہ ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے [illegible]

ترحم پیدا ہوا۔ اور اسی وقت میرے لئے دعا کی۔ اور رات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رویا میں دیکھا۔ کہ میں حضور ایدہ اللہ کے سامنے بیٹھا ہوں۔ اور میری دونوں آنکھیں بالکل صحیح سلامت ہیں۔ یہ رویا حضور نے صبح ہی حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنایا۔ تو حضرت ممدوحہ اسی وقت خوش خوش اور ہشاش بشاش ہمارے مکان پر تشریف لائیں۔ اور میرے گھر میں تشریف لا کر مبارکباد دی۔ کہ اللہ تعالےٰ جلدی صحت دے گا۔ اور حضرت میر صاحب رضؓ کی رپورٹ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رویا کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا۔ اب اللہ تعالےٰ کا خاص فضل نازل ہوگا۔ اور صحت ہو جائیگی۔

بعد میں حضرت میر صاحب رضؓ تشریف لائے۔ اور آنکھ کی حالت کا معائنہ کر کے سخت حیرانی کا اظہار کیا۔ کہ ایک رات میں زخم کا ¾ حصہ مندمل ہوگیا۔ اس کے بعد میری بیماری گھٹنی شروع ہوگئی۔ اور میری دونوں آنکھیں درست ہوگئیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے ایک لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کا موقعہ عطا فرمایا۔ اور پھر دوبارہ کبھی ایسی تکلیف نہ ہوئی۔ میں نے ہندوستان کے بعض ایسے علاقوں میں بھی کام کیا ہے۔ جو اپنے گرد و غبار اور دھوپ اور لو کے لئے مشہور ہیں۔ اور آنکھوں کے لئے سخت مضر۔ لیکن بیماری نے پھر عود نہیں کیا۔

یہ واقعہ میں نے اس لئے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت اماں جان رضؓ کو میری بیماری کا خاص خیال تھا نیز یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کشف اور رؤیا پر حضور کو کس قدر ایمان تھا۔ ڈاکٹری رپورٹ کے خلاف ایک رویا پر یقین کرنا کس قدر زبردست ایمان کا ثبوت ہے۔ اور یہ دلی تعلق کا ثبوت تھا۔ کہ علم ہوتے ہی سب سے پہلے یہی کام کیا۔ غریب خانہ پر تشریف لائیں۔ ورنہ یہ ہو سکتا تھا۔ کہ سہولت کے ساتھ دن کے وقت کسی وقت تشریف لے آتیں۔

جب میں دوسری دفعہ ولایت سے واپس آیا۔ تو میں باغ والے مکان میں چلا گیا۔ اس مکان کی رہائش کے زمانہ میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کس قدر محبت اور عقیدت تھی۔ آپ قریباً ہر روز صبح مزار اطہر پر تشریف لا کر دعا فرمایا کرتی تھیں۔ اور دعا کے بعد اکثر ہم خادمان کے پاس تشریف لاتیں۔ جو ہمارے لئے نہایت خوشی اور اطمینان کا موجب ہوتا تھا۔ اس کے بعد جب میں نے دار الانوار میں مکان بنایا۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہاں بھی تشریف لایا کرتی تھیں۔ اگرچہ یہ مکان خاصہ [illegible] اور دار الانوار کے علاقہ میں پہلا مکان تھا۔ اور ڈھاب کے مشرقی پل اور میرے مکان کے درمیان اور کوئی مکان نہ تھا۔

ہمیں خدمت کا کوئی موقع ملے۔ ہمارے لئے نہایت خوشی اور فخر کا موجب تھا۔ لیکن حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک بین اور حساس طبیعت رکھتے ہوئے هل جزاء الاحسان الا الاحسان کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ میری بیوی ہاجرہ مرحومہ قرآن شریف کی عالم تھیں۔ صرف ناظرہ ہی نہیں۔ بلکہ ترجمہ اور تفسیر بھی کم از کم مجھ سے زیادہ جانتی تھیں۔ اس لئے ان کو نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور سیدہ امۃ السلام صاحبہ کو ناظرہ قرآن شریف پڑھانے کی خدمت کا موقع ملا۔ گھر پر آ کر اور بچیوں کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ ہم نے کبھی کسی سے نہ پہلے اور نہ پیچھے کبھی معاوضہ نہیں لیا۔ نہ ہمیں خیال تھا۔ لیکن جب ان دونوں بچیوں نے قرآن شریف ختم کیا۔ تو مجھے سخت حیرت ہوئی۔ کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے میری بیوی ہاجرہ مرحومہ کو ایک سونے کا ہار عنایت فرمایا۔ میں نے جب ہار دیکھا۔ اس وقت میرا اندازہ قیمت کوئی اڑھائی تین صد روپے کا تھا۔ ہمیں جس قدر حیرت ہوئی۔ اس سے بڑھ کر خوشی ہوئی۔ کیونکہ ہم نے اس نوازش کو تبرک اور خاص امتیازی نشان کے طور پر سمجھ کر قبول کیا۔ اور صاحب اگر دیتے۔ تو ہم ہرگز قبول نہ کرتے۔ اور لوگوں پر یہ امر اس قدر معلوم اور معروف تھا۔ کہ کبھی کسی نے معاوضہ پیش کرنے کی جرأت نہیں کی۔ و اجراللّٰہ خیر لنا من الدنیا وما فیہا۔

اب میں یہ تحریر ایک خواب پر ختم کرتا ہوں۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات سے غالباً ۳ ماہ قبل میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک بہت وسیع اور عریض باغ ہے۔ جس میں بڑے وسیع پارک ہیں۔ اور بلند اور عظیم الشان درخت ہیں۔ اور پارکس اور لائنز صاف ستھرے اور بہت ہی اعلیٰ نقشہ کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ اس نظارہ کو خلیلا کے نظارہ کے ساتھ میں نے دیکھا۔ اس باغ میں بڑی بڑی خوبصورت وسیع ۲۰ منزلہ متعدد کوٹھیاں ہیں۔ جو اس وقت میں خیال کرتا ہوں۔ کہ خاندان نبوت کے افراد کی کوٹھیاں ہیں۔ اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا ایک بالاخانہ میں تشریف فرما ہیں۔ اور اس وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں حضور کا بیٹا ہوں۔ اور میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے حضور کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہوں۔ اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں کسی مشکل میں گرفتار ہوں۔ اور گھبرایا ہوا ہوں۔ اور حضرت اماں جان رضؓ مجھے تسلی اور برکت دینے کے لئے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرتی ہیں۔ اور حضور فرماتی ہیں۔ فتح محمد تم مشکلات میں گرفتار ہو جاتے ہو۔ (یعنی تم اپنی غلطیوں سے مشکلات میں گرفتار ہو جاتے ہو) لیکن اللہ تعالےٰ تمہاری

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ کراچی کا نہایت کامیاب سالانہ جلسہ

احراریوں کی طرف سے حیا سوز اخلاق کے مظاہرے

جماعت کے احباب نے کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھایا

از مکرم عبدالحمید صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی

بفضل تعالیٰ جماعت احمدیہ کراچی کا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ۱۷، ۱۸ مئی بروز ہفتہ و اتوار بعد نماز مغرب جہانگیر پارک میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا اعلان ۲ پوسٹروں ہینڈ بل اور دعوتی خطوط کے ذریعہ اچھی طرح سے کیا گیا تھا۔ پوسٹروں کے شائع ہوتے ہی احراریوں اور ان کے ہمنواؤں میں ایک ہلچل مچ گئی (یہ لوگ سمجھتے تھے کہ کراچی میں پبلک جگہ پر جلسہ کرنے کا حق صرف انہیں کو حاصل ہے) انہوں نے ایک طرف تو مسجدوں میں تقریریں کرکے عوام الناس کو اشتعال دلانے اور جلسہ کو ناکام بنانے کے لئے ہر ناجائز طریق استعمال کرنے کی ترغیب دلائی۔ دوسری طرف ذمہ دار حکام پر تاروں وغیرہ کے ذریعہ زور دیا کہ وہ اس جلسہ کے انعقاد کی اجازت نہ دیں۔ لیکن اس میں انہیں سخت ناکامی ہوئی۔

پہلے اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حسب ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

۱۔ قرآن کریم کے کامل ہونے کے دلائل
مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل

۲۔ اتحاد بین المسلمین
ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا

۳۔ کیا یہ وہی زمانہ ہے۔ جس میں مسیح موعود و مہدی مسعود کا ظہور مقدر تھا۔
مکرم جلال الدین صاحب شمس فاضل

۴۔ حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ سے اسلام کو کیا نقصان پہنچا ہے۔
مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی

صاحب صدر کی تقریر شروع ہوتے ہی ان لوگوں نے جو فتنہ و فساد برپا کرنے کی نیت سے آئے ہوئے تھے جگہ جگہ سے آوازے کسنے نعرے لگانے اور گالیاں دینی شروع کر دیں۔ پولیس نے ان لوگوں کو جو ایک پروگرام کے ماتحت جلسہ گاہ کی مختلف سمتوں میں پھیلے ہوئے تھے ایک طرف دھکیلنا شروع کیا۔ تاکہ انہیں جلسہ گاہ کے باہر نکال دے۔ لیکن جب یہ لوگ تشدد پر اتر آئے اور پولیس پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ تو پولیس کو مجبوراً لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ اور کئی ایسے لوگوں کو جو سرغنہ تھے پولیس نے قابو میں کر لیا۔ لیکن اس پر بھی یہ لوگ باز نہ آتے۔ ہر تقریر کے دوران میں یہ لوگ باہر والوں کو اکسا کر اندر لے آتے اور پھر شور شروع کر دیتے۔ جس سے ان کی غرض یہ ہوتی کہ تقریریں نہ ہو سکیں اور جلسہ بند ہو جائے۔ لیکن نہایت ہی قابل شرم اور حیا سوز اخلاق کے مظاہرے کے بعد بھی وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ آوازے کسے نعرے لگائے۔ بلکہ سخت سے سخت گندی اور فحش گالیاں دیں۔ تالیاں پیٹیں سیٹیاں بجائیں ناچے اور کودے اور ان اخلاق کا مظاہرہ کرنے والوں میں کئی لمبی داڑھیوں والے مولوی بھی شامل تھے افسوس یہ ہے کہ جس وقت مکرم ابوالعطاء صاحب قرآن کریم کے کامل ہونے کے دلائل بیان فرما رہے تھے۔ اس وقت یہ مسلمان کہلانے والے ان اخلاق کا مظاہرہ کر رہے تھے تا سامعین قرآن کریم کی صداقت کے متعلق کوئی تقریر نہ سن سکیں۔ کاش یہ لوگ اتنا تو جانتے کہ وہ کون لوگ تھے۔ جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں ایسی ہی حرکات کیا کرتے تھے اور آپس میں کہتے تھے کہ جب قرآن کریم پڑھا جائے تو تم خوب شور مچایا کرو۔ تا لوگ قرآن کریم نہ سن سکیں۔ باوجود اس شور و شر کے جماعت کے احباب اور شرفاء کا طبقہ جو تقریریں سننے کی غرض سے آیا تھا۔ نہایت اطمینان سے آخیر تک تمام تقریریں سنتے رہے اور یہ لوگ اپنے اس ناپاک مقصد میں کہ جلسہ بند ہو جائے اور تقریریں نہ ہو سکیں قطعاً کامیاب نہ ہو سکے۔

آخری تقریر کے بعد جس وقت صاحب صدر آج کے جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کا اعلان کر رہے تھے۔ تو ان شریر لوگوں کے ایک جتھہ نے ان رسیوں کو جو پولیس نے حفاظت کی غرض سے سٹیج کے گرد باندھی تھیں۔ پھلانگ کر سٹیج پر یورش کرنی چاہی جس پر پولیس کی ایک بڑی جمعیت نے ان لوگوں کو لاٹھی چارج کر کے اندر جانے سے روک دیا۔ اس موقعہ پر ان لوگوں نے پولیس پر پتھر وغیرہ پھینکے اور مقابلہ کیا۔ لیکن پولیس نے انہیں پیچھے ہٹا دیا اور ان کا ایک آدمی بھی حفاظتی لائن کے اندر داخل نہ ہو سکا۔ اس ہنگامہ میں جماعت کے بعض احباب کو بھی جنہیں یہ حکم تھا کہ وہ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں پولیس کے لاٹھی چارج سے چوٹیں آئیں۔ اس سے قبل بعض شریروں نے حملہ کرکے بجلی کی تاریں کاٹ دیں۔ لاؤڈ سپیکر کو گرا دیا۔ لیکن چونکہ سٹیج پر لاؤڈ سپیکر ٹھیک کام کر رہا تھا۔ اس لئے وہ اپنی اس حرکت سے بھی جلسہ کو خراب نہ کر سکے۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد لوگ باہر جانے لگے تو بعض شریروں نے احمدیوں کی کاروں کو پتھراؤ کیا۔ اور اس کار پر جس میں علماء کرام تشریف لے جا رہے تھے پتھر پھینکے۔ بعض کاروں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اور بعض کو سخت نقصان پہنچا۔

دوسرے دن اتوار کی صبح کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے گذشتہ شب کے واقعات کے پیش نظر جہانگیر پارک کے چاروں طرف ½ - ½ میل تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ اور تمام شہر میں اعلان کرایا کہ احمدیہ جماعت کا جلسہ جہانگیر پارک میں بدستور منعقد ہوگا۔ لیکن پارک کے اردگرد دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ کوئی آدمی لاٹھی وغیرہ ساتھ لے کر نہ آئے۔ اور ۵ سے زائد آدمی باہر جمع نہ ہوں آج کے جلسہ میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حسب ذیل موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات
مولانا عبدالمالک خاں صاحب فاضل

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل احمدیہ نقطہ نگاہ سے
مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

۳۔ اسلام زندہ مذہب ہے
عزت مآب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب

۴۔ مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے جوابات
مولانا جلال الدین صاحب شمس فاضل

آج کے جلسہ میں بھی مخالفین نے یہ رویہ رکھا کہ تقریر کے دوران میں شور و شر کرتے رہے۔ لیکن چونکہ ان کی زیادہ تعداد آج جلسہ کے باہر تھی۔ اس لئے یہ لوگ جلسہ کی کارروائی میں کوئی خاص مزاحمت پیدا نہ کر سکے۔ سامعین کی تعداد کا اندازہ ۷، ۸ ہزار کے قریب تھا۔ جنہوں نے دیگر علماء کرام اور عزت مآب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریروں کو ہمہ تن گوش ہو کر سنا پولیس کا انتظام جلسہ کے اندر اور باہر نہایت اچھا تھا تمام اعلیٰ حکام جن میں چیف کمشنر صاحب آئی جی پولیس۔ سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈسٹرکٹ اور ایڈیشنل مجسٹریٹ وغیرہ شامل تھے جلسہ میں حاضر رہے۔

عزت مآب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر شروع ہوتے ہی پولیس نے باہر کے لوگوں کو اندر آنے سے روک دیا۔ مخالفین جو ایک بڑی تعداد میں جلسہ سے باہر جمع ہو کر نعرے لگا رہے اور شور مچا رہے تھے۔ پولیس نے انہیں متعدد مرتبہ منتشر ہونے کے لئے تنبیہہ کی اور انہیں بتایا کہ دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ان کا وہاں جمع ہونا خلاف قانون ہے۔ لیکن چونکہ اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ ہجوم دلیری سے مقابلہ کے لئے تشدد پر اتر آیا۔ اسلئے پولیس کو کئی مرتبہ اشک آور گیس استعمال کرنی پڑی۔ یہ سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ اور جب شر پسند لوگ جلسہ گاہ میں کسی طرح داخل نہ ہو سکے۔ تو انہوں نے آگے بڑھ کر شیزان ہوٹل میں آگ لگا دی۔ شاہنواز شوروم کے شیشے توڑ دیئے۔ احمدیہ فرنیچر ہاؤس میں آگ لگا دی نیز احمدیہ لائبریری اور احمدیہ ہال (احمدیہ مسجد) کو بھی جلانے کی کوشش کی۔ فائر بریگیڈ نے موقعہ پر پہنچ کر آگ بجھائی۔ لیکن اسکے باوجود ان مقامات پر کئی ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا

جماعت کے احباب نے اس تمام موقعہ پر کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھایا۔ اور کسی ایک دوست کی طرف سے بھی کوئی ایسی حرکت سرزد نہیں ہوئی جو خلاف قانون ہو۔ محترم امیر صاحب کے ارشاد کے مطابق جملہ احباب شروع سے آخر تک اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔ اور گو مخالفین کا طریق کار نہایت دلآزار اور اشتعال انگیز تھا لیکن کسی دوست نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کی۔ اور گندی گالیاں سنکر بھی قانون کا احترام ضروری سمجھا۔ ان لوگوں نے ہمارے چند اکے دکے احباب پر بھی حملے کئے۔ چنانچہ ایک نوجوان کو جو بعض شریروں کے نرغے میں آگیا تھا سر پر سخت زخم آئے۔ ایسا ہی ایک اور نوجوان جس پر چاقو سے حملہ کیا گیا تھا۔ بمشکل بچا۔

ہم اس موقع پر اس امر کا اظہار کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ چند متعصب اخبارات نے جو اس قسم کی خبریں شائع کی ہیں کہ احمدیوں نے اشتعال انگیز تقریریں کیں اور غیر احمدیوں پر حملے کئے۔ نیز یہ کہ دو آدمی جلسہ گاہ میں مارے گئے۔ یہ سب ان کی افترا پردازیاں ہیں۔ ایسا ہی بعض اخبارات نے لکھا ہے کہ احمدیوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اسلئے جھگڑا ہوا۔ اگر ان میں امانت و دیانت کا کوئی ذرہ باقی ہے تو وہ بتائیں کہ وہ کونسا معاہدہ تھا۔ جو احمدیوں نے کیا تھا۔ اور کس سے کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ اخبار ان لوگوں کے قابل شرم افعال اور ان کی ذلیل حرکات پر پردہ ڈالنے کے لئے اس افترا پردازی سے کام لے رہے ہیں۔ ورنہ خود مسلمانوں کے شرفاء ان لوگوں کی حرکات سے نادم ہیں گورنمنٹ کی طرف سے اس بارہ میں واضح اعلان شائع ہو چکا ہے۔ معزز اخبارات۔ ڈان۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ نیز آزاد اور دیگر کئی اخبارات نے متعدد ایڈیٹوریل لکھ کر ان افعال سے بیزاری کا اظہار کیا ہے جس سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں نے جن غیر اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسے معززین نے کس نگاہ سے دیکھا ہے اور ان لوگوں کے یہ شرمناک افعال اپنوں اور بیگانوں میں کہاں تک اسلام کو بدنام کرنے کا موجب ہوئے ہیں۔

رمضان المبارک کی برکات

(۲)

از مکرم خورشید احمد صاحب منیر

پنجم:۔ رمضان شریف کے روزوں کی برکت سے انسان کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے ثواب کے حاصل کرنے کی نیت سے رکھے گا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے

دوسری حدیث میں یوں مذکور ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات بینھن اذا اجتنب الکبائر (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک ان گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں جو ان کے درمیان کئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کی جائے

ششم:۔ روزہ عذاب الٰہی سے نجات کا موجب ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یصوم یوماً فی سبیل اللہ باعد اللہ بذالک الیوم وجھہ عن النار سبعین خریفاً (متفق علیہ) ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی کسی دن خدا تعالےٰ کی خاطر روزہ رکھے گا تو اللہ تعالےٰ اس دن اس کے چہرے سے دوزخ کی آگ ستر خریف دور کر دے گا۔

ہفتم:۔ جہاں روزہ گناہوں کی مغفرت اور عذاب الٰہی سے نجات کا ذریعہ ہے وہاں وہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا بھی باعث ہے۔ حدیث قدسی میں روزہ دار کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے کہ:۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف وقال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ۔ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جنۃ واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان کان سابہ احداً او قاتلہ فلیقل انی امرء صائم (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہر ایک نیکی کا کام ابن آدم کے لئے مقرر ہے۔ اور نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ملے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے سوائے روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ کیونکہ میرا بندہ میری خاطر اپنی خواہشات اور اپنے کھانے کو ترک کر دیتا ہے اور روزے دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی تو اسے اس وقت ہوتی ہے جس وقت وہ روزہ افطار کرتا ہے اور ایک خوشی اسے اس وقت ہو گی جبکہ وہ رب کے حضور حاضر ہوگا۔ اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالےٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور روزے گناہوں سے بچنے کے لئے بطور ڈھال کے ہیں۔ اس لئے تم میں سے کوئی جس دن کہ وہ روزہ دار ہو تو بیہودہ گوئی نہ کرے اور اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے لڑنے جھگڑنے کی کوشش کرے تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں اور بیہودہ گوئی کرنا اور لڑنا جھگڑنا روزہ دار کی شان کے شایاں نہیں۔

مندرجہ بالا احادیث میں روزہ دار کی جس قدر تعریف کی گئی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ کیسے واضح بیان میں بتایا گیا ہے کہ روزہ رکھنے والا آدمی جب اپنی مرضی سے کھانا اور خواہشات کو ترک کر کے اللہ تعالےٰ کی صفات میں رنگین ہونا چاہتا ہے اور وہ اس کی خاطر تمام تکالیف برداشت کرتا ہے۔ دوسرے اعمال صالحہ کے بجالانے میں ریاء کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔ مگر روزہ میں کسی پہلو کے لحاظ سے بھی ریاء نہیں۔ ایک شخص اپنے گھر میں بیٹھ کر کھانا بھی کھا سکتا ہے پانی بھی پی سکتا ہے یا اپنی دوسری خواہشات کو پورا کر سکتا ہے۔ مگر وہ محض اللہ تعالےٰ کی خاطر اپنی تمام خواہشات کو ترک کرتا ہے۔ اور "تخلقوا باخلاق اللہ" کے ماتحت اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہونا چاہتا ہے۔ اسی لئے تو فرماتا ہے کہ باقی نیک اعمال کا بدلہ تو مقرر ہے وہ نیک اعمال کرنے والوں کو ملے گا ہی۔ مگر الصوم لی وانا اجزی بہ کہ چونکہ روزہ میں کسی قسم کا ریاء کا پہلو نہیں اور روزہ رکھنے والا میری صفات میں رنگین ہونا چاہتا ہے اس لئے میں اس کا بدلہ دوں گا۔ اور وہ بدلہ دوسرے اعمال صالحہ کے مقابلہ میں بہت بڑا ہوگا۔ وہ ایک عظیم الشان انعام ہوگا۔

پھر جبکہ روزہ دار کھانا پینا اور اپنی تمام خواہشات کو ترک کر دیتا ہے تو اللہ تعالےٰ بھی اسے قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اس کے منہ کی بو کو مشک سے بھی زیادہ پسند کرتا ہے۔ اور پھر اس سے بڑھ کر یہ خوشخبری بھی دیتا ہے کہ روزہ دار جب اللہ تعالےٰ سے ملے گا تو اس وقت وہ بہا بہ خوش ہوگا کہ اس نے اس کے احکام کے بجالانے میں کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہیں لیا اور پھر وہ اسے اجر عظیم دے گا۔

ہشتم:۔ روزے کے نہ صرف روحانی فوائد بے شمار ہیں بلکہ اس کے ظاہری فائدے بھی بڑے ہیں۔ جہاں روزہ گناہوں کی بخشش اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے وہاں مشکلات اور مصائب کے برداشت کرنے کا بھی ذریعہ ہے بعض اوقات انسان پر اچانک ایسا وقت آجاتا ہے کہ اسے کھانے پینے کے لئے کچھ میسر نہیں ہوتا۔ تو ایسے وقت میں وہ لوگ جو وقتاً فوقتاً روزے رکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ انہیں چونکہ بھوکے رہنے کی مشق ہو چکی ہوتی ہے اس لئے ان پر فاقہ و تفکر کا وقت چنداں مشکل نہیں ہوتا اور وہ اسے اچھی طرح گذار سکتے ہیں مگر جو روزہ رکھنے کے عادی نہیں ہوتے اور ہر وقت نازو نعم میں رہتے ہیں انہیں بھوکا یا پیاسا رہنے کی مشق نہیں ہوتی۔ ان کے لئے ایسا وقت وبال جان ثابت ہوتا ہے۔

نہم:۔ روزہ کے جسمانی فوائد میں سے ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ روزہ رکھنے والے کے دل میں غرباء کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوگا اور وہ دنیا میں غرباء کیلئے مفید وجود بن سکے گا۔ کیونکہ روزہ رکھنے کی وجہ سے اسے احساس ہوگا کہ باوجود پورے اہتمام کے جب اسے کچھ عرصہ کیلئے بھوکا رہنا پڑا تو کسی قدر بھوک اور پیاس نے اسے تکلیف دی۔ لیکن وہ لوگ جو ہمیشہ بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔ چنانچہ اس احساس کے پیدا ہوتے ہی اس کا دل غرباء کی امداد کی طرف مائل ہوگا اور وہ مختلف ذرائع سے ان کی امداد میں کوشاں رہے گا۔ کہیں انہیں مالی امداد دیگا۔ اور کہیں ان کی بہبودی کیلئے مختلف تدابیر عمل میں لائے گا۔

دہم:۔ پھر اسی طرح روزہ رکھنا بعض بیماروں کے لئے بھی مفید ہے۔ مثلاً معدہ کی بعض بیماریوں کے علاوہ دیگر بعض بیماریوں کو بھی فائدہ دیتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ نفسانی خواہشات کو مٹانے کا بہترین ذریعہ روزہ ہی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انسان کی نفسانی خواہشات ہی ہیں جو بے شمار بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں اور ان سے نجات صرف روزہ کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "تصوموا تصحوا" یعنی تم روزہ رکھو۔ کیونکہ اس سے بے شمار بیماریوں سے (خواہ وہ روحانی ہوں یا جسمانی) تمہیں نجات ملے گی۔

پس رمضان کا یہ بابرکت مہینہ ہر پہلو سے ہمارے لئے فائدہ مند ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہو سکیں۔ (آمین)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں طالبات کا داخلہ میٹرک کے نتیجہ کے بعد سے شروع ہو چکا ہے۔ ایسے والدین کو جن کی بچیاں اعلےٰ تعلیم کے لئے کالج میں داخل ہو رہی ہیں چاہیئے کہ وہ انہیں اپنے ہی کالج میں داخل کرائیں تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ وہ اعلےٰ دینی تعلیم اور تربیت بھی حاصل کر سکیں۔ انٹرویو ۲۵ اور ۲۶ مئی کو ہوگا جس کے بعد ۲۷ کو باقاعدہ پڑھائی شروع کر دی جائے گی۔ طالبات کو درخواست داخلہ ۲۵ مئی سے قبل بھجوا دینی چاہئیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ پراسپکٹس اور فارم پرنسپل جامعہ نصرت سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ درخواستیں معہ کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ آنی چاہئیں۔

ڈائریکٹرس جامعہ نصرت

ایف اے کی پرائیویٹ طالبات متوجہ ہوں

ہمارا ارادہ ہے کہ ۱۹۵۳ء میں ایف اے کے امتحان کیلئے ربوہ سنٹر بنوایا جائے۔ اس لئے ضلع جھنگ کی وہ طالبات جو ۱۹۵۳ء میں پرائیویٹ طور پر ایف اے کا امتحان دے رہی ہوں ہمیں اطلاع دیں۔ تاکہ ربوہ میں سنٹر بنوانے میں آسانی ہو سکے۔ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت

درخواست دعا

حضرت بھائی چوہدری عنایت اللہ صاحب بی۔ ایس سی۔ دوران کے لڑکے چوہدری جبیر احمد صاحب بی۔ اے کاٹن انسپکٹر کو معذرہ فتنے میں جلد باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں ۲۵ کو شہادت ہوگی

خاکسار ہدایت اللہ عفی اللہ عنہ

چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

جون ۵۲ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

(۱۰ جولائی ۱۹۵۲ء تک)

براہ کرم قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ وی پی کا انتظار نہ فرمایا کریں۔ وی پی کے ذریعہ رقم بعض دفعہ دفتر میں نہیں پہنچتی اس پر اخبار روک لیا جاتا ہے۔ اس سے آپ کو پریشان ہونا پڑتا ہے۔ وی پی کا خرچ بھی دینا پڑتا ہے اور رقم کا محصول بھی ادا کرنا پڑتا ہے لیکن منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں وی پی خرچ بچ جاتا ہے اور پرچہ بند ہو جانے کا خطرہ نہیں رہتا۔ اس میں آپ کا فائدہ ہے۔ خرچ کم فائدہ زیادہ۔

نمبر	نام	تاریخ	نمبر	نام	تاریخ
۹۳۱۹	شیخ محمد محسن عبدالعزیز صاحب	۱۰ جون ۵۲ء	۲۴۲۷۷	بابو عبدالحکیم صاحب	۱۵ جون
۱۴۳	چوہدری نادر علی صاحب	۹ جون	۲۴۴۰۰	محمد نواز صاحب	” ”
۱۵۴۷۱	انجمن احمدیہ کراچی	۱۰ ”	۲۳۸۲۵	چوہدری محمد حسین صاحب	۱۶ جون
۱۹۷۲۶	ڈاکٹر محمد شریف صاحب	۱۰ ”	۲۳۹۲۲	مرزا اللہ دتا صاحب	” ”
۲۴۰۸۴	چوہدری رحمت علی صاحب	۱۱ ”	۲۱۱۴۸	ڈاکٹر خیرالدین صاحب	۱۷ ”
۱۴۸۰۲	کیپٹن عبدالمجید صاحب	۱۳ ”	۲۴۳۴۰	ماسٹر بشیر احمد صاحب	” ”
۲۰۳۲۰	یونیورسل کمپنی	۱۰ ”	۲۰۷۵۴	چوہدری نذیر احمد صاحب	۱۸ ”
۱۳۰۶۰	قریشی احمد شفیع صاحب	۱۲ ”	۱۶۳۷۱	احمد ستار صاحب	۱۸ ”
۲۴۳۲۷	کیپٹن عبدالحمید صاحب	۱۰ ”	۲۱۷۰۹	سردار محمد بشیر صاحب	” ”
۲۳۷۴۰	یوسف حسین صاحب	۱۳ ”	۲۰۷۴۴	چوہدری نذیر احمد صاحب	” ”
۲۷۵	حاجی غلام احمد خاں صاحب	۱۵ ”	۲۳۷۹۲	تحریک جدید	” ”
۲۴۱۷	حمید اسلم صاحب	۱۲ ”	۲۳۷۸۷	ذکی سٹور	” ”
۲۴۳۳۰	میر اللہ بخش صاحب تسنیم	۱۰ ”	۲۳۷۸۸	چوہدری عبدالسمیع صاحب	” ”
۲۴۳۴۳	مستری فیض بخش صاحب	۱۰ ”	۱۸۵۰۰	صوفی اقبال احمد صاحب	۱۹ ”
۲۴۴۲	محمد سعید صاحب چوہدری	۱۲ ”	۱۶۷۹۵	چوہدری احسان اللہ صاحب	۳۰ ”
۱۶۳۵۳	جمعدار احمد دین صاحب	۱۳ ”	۲۴۰۹۳	نعمت اللہ صاحب	۲۰ ”
۲۳۳۴۱	ایس ایم حسن صاحب	۱۳ ”	۲۳۵۱۸	شیخ بشیر احمد صاحب	” ”
۱۴۸۰۲	حکیم محمد رشید صاحب	۱۳ ”	۲۳۷۹۷	محمد یوسف صاحب	” ”
۲۴۴۷	اکمل صاحب	۱۴ ”	۲۴۳۵۹	عبدالحق صاحب	۲۱ ”
۱۵۱۴۶	ایشو افریقن کمپنی	۱۴ ”	۱۸۹۸	ملک سراج الدین صاحب	۲۳ ”
۲۴۵۲۱	ماسٹر محمد عبداللہ صاحب	۱۴ ”	۲۴۲۹۶	مختار احمد صاحب	۲۲ ”
۲۴۲۲۵	میجر ظہور الحسن صاحب	۱۱ ”	۲۳۷۴۰	ایم کے یوسف صاحب	۱۳ ”
۱۷۹۴۷	سید زمان علی شاہ صاحب	۱۴ جون	۲۴۲۵۷	چوہدری شفیع احمد صاحب	۲۳ ”
۱۶۳۷۳	شیخ اسلام باری صاحب	” ”	۲۵۵۶	محمد یوسف صاحب	۲۴ ”
۲۰۳۷۹	سکول گھٹیالیاں	” ”	۹۳۰۹	قمر الدین صاحب	۲۴ ”
۲۱۸۷۹	چوہدری عنایت اللہ صاحب	” ”	۲۱۴۷	سید اقبال حسین صاحب	۱۵ ”
۲۴۲۸۶	چوہدری بشیر احمد صاحب	” ”	۲۴۲۹۷	منیجر اے ٹی ایم صاحب	۲۴ ”
۲۴۲۸۸	چوہدری فضل کریم صاحب	” ”	۲۴۳۱۸	چوہدری فضل الدین صاحب	۱۵ ”
۲۳۷۸۵	چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب	” ”	۲۳۳۵۴	بشیر احمد صاحب۔ محمد دین صاحب	۲۵ ”
۲۴۱۶۷	محمد اکمل صاحب	” ”	۲۳۸۴۶	عبدالرحمن صاحب	۲۶ ”
۲۱۰۴۸	امیر محمد خاں صاحب	۱۵ جون	۲۰۹۷۵	محمد ابراہیم صاحب	۲۷ ”
۲۳۶۰۵	دوست محمد صاحب شمس کلکتہ	” ”	۱۶۱۵۰	مرزا صالح علی صاحب	۲۸ ”
۲۳۶۰۶	امریکن کمپنی	” ”	۲۳۷۰۷	احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی امرتسر	” ”
۲۳۷۸۹	سید فضل الرحمن صاحب	” ”	۲۴۱۷۰	محی الدین صاحب ملداس	۱۰ جولائی
۲۳۸۹۰	میاں اللہ دتا صاحب	” ”	۲۳۵۷۵	غلام محمد صاحب	۳۰ جون
۲۰۴۷۲	ملک فقیر اللہ صاحب	” ”	۹۷۹۲	شیخ اعجاز احمد صاحب	۳۰ ”
۲۰۴۰۸	سید ارتضیٰ علی صاحب	” ”	۹۹۴۷	مولا بخش صاحب	” ”

نمبر	نام	تاریخ
۲۰۱۴۷	چوہدری عبداللہ خاں صاحب	۲۰ جون ۵۲ء
۲۰۳۰۱	ماسٹر غلام محمد صاحب	” ”
۲۱۰۲۵	ماسٹر برکت علی صاحب	” ”
۲۳۲۰۵	نور نگر سندھ	” ”
۲۱۵۱۷	این اے چوہدری صاحب	” ”
۲۲۰۹۵۰	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	” ”
۲۳۰۸	محمد اقبال صاحب	” ”
۲۳۵۳۲	چوہدری نذیر احمد صاحب	” ”
۲۳۵۴۷	سید انتظار حسین صاحب	” ”
۲۳۵۴۹	چوہدری محمد اختر صاحب	” ”
۲۲۵۵۰	کیپٹن سید افتخار الدین صاحب	” ”
۲۳۵۵۴	چوہدری ننھے خاں صاحب	” ”
۲۴۱۰۴	ڈاکٹر محمد اسلام صاحب	” ”
۱۶۴۰۳	چوہدری اسداللہ خاں صاحب	” ”
۲۳۴۰۰	کیپٹن بشیر احمد صاحب قادیان	۳۰ جون
۲۳۱۱۸	خان عبدالمجید خاں صاحب ویرووال	”
۲۰۹۱۹	محمد رمضان صاحب	”
۲۱۲۴۴	ملک بشیر احمد صاحب	”
۲۳۱۳۲	ملک حسن محمد صاحب	”
۲۳۲۶۵	ڈاکٹر محمودہ صاحبہ	”
۲۳۸۴۷	میاں محمد یوسف صاحب	”
۲۴۰۴۷	ایس ڈی پشتو صاحب	”
۲۴۰۸۱	مسز ارشاد ہاشمی صاحب	”
۲۰۷۴۲	رانا منظور احمد صاحب	”
۲۳۴۹۰	لال الدین صاحب	”
۲۱۲۹۴	چوہدری سعد اللہ خاں صاحب	
	حبیب اللہ صاحب	۳۰ جون
۲۱۲۳۷	رشید احمد صاحب	”
۱۷۸۹۸	ملک عبدالحق صاحب	”
۲۴۰۹۶	ماسٹر محمد عبداللہ صاحب	”
۲۴۰۹۷	حکیم منصب دار صاحب	”
۲۴۰۹۹	شیخ عبدالقادر صاحب	”
۲۴۱۰۲	میاں سلطان محمد صاحب	”
۲۴۱۰۶	ڈاکٹر حسام الدین صاحب	”
۲۴۱۱۸	قریشی محمود احمد صاحب	”
۲۴۱۲۰	محمد ابراہیم صاحب	”
۲۴۱۳۷	منشی عبدالعزیز صاحب	”
۲۳۵۷۳	جمعدار غلام حسین صاحب	”
۲۴۱۴۸	خادم حسین صاحب بشیر احمد صاحب	”
۲۴۱۵۱	برکت علی صاحب	”

(باقی)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

قرار داد امور تنقیح طلب

پیشی ۱۰-۶-۵۲

(آرڈر ۵ قواعد ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت خان صلاح الدین حنیف صاحب سینئر سول جج بہادر ملتان

مقدمہ نمبر ۳۳۰ بابت ۱۹۵۲ء

فرم شیخ مولا بخش اینڈ سنز سکنہ ملتان بذریعہ شیخ عطاء اللہ صاحب حصہ دار منتظم فرم ہذا مدعی

بنام پیر مقبول حسین مدعا علیہ۔

بنام پیر مقبول حسین شاہ ولد پیر ریاض حسین شاہ روخند فارم مقبول نگر علاقہ تقسیم ضلع ملتان

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۔/۴۰۰ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو بذریعہ تحریر ہذا حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۹۵۲ء بوقت ۷ بجے قبل دوپہر اصالتاً یا معرفت وکیل جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جوابات ایسے سوالات کا دے سکے عدالت ہذا میں حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کی تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو پیش کریں جن کی شہادت پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ آپ کو نیز لازم ہے جملہ دستاویزات جن پر آپ جتایئں اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز پیش کریں۔ واضح رہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کی مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ مئی ۱۹۵۲ء جاری کیا گیا۔

(دستخط جج) (مہر عدالت)

حضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

”مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے“ (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

عربوں کے ساتھ سمجھوتے کے بغیر مشرق وسطیٰ کی سالمیت قائم نہیں رہ سکتی

دمشق ۲۷ رمئی ۔ شام کے ایک سابق وزیر اعظم مسٹر خالد العظم نے کہا ہے۔ کہ ہم عرب ممالک کے ساتھ سپین۔ یونان۔ ترکی اور اٹلی کے تعاون کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ بشرطیکہ اس سے عربوں اور مغربی طاقتوں کے مسائل منصفانہ طور پر حل ہو سکیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ عربوں کے ساتھ سمجھوتے کے بغیر مشرق وسطیٰ کی سالمیت قائم نہیں رہ سکتی۔ الجزائر۔ مراکش۔ تونس اور فلسطین کے مسائل کے حل کا دارومدار سب سے زیادہ اس بات پر ہے کہ عرب پالیسی متحد ہو۔ اور بین الاقوامی پالیسی کی روشنی میں اجتماعی طور پر کام کرنے کے لئے ان کی کوششوں میں مطابقت کی جائے۔ انہوں نے انفرادی اقدامات کے خلاف انتباہ کیا۔ عرب ایشیائی بلاک کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ عربوں اور متحدہ یورپین اور لاطینی امریکی ممالک کے درمیان اس نئے تعاون کو عرب ایشیائی بلاک کی مضبوطی کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔ جو چھوٹی قوموں کی فلاح و بہبود کا کام کرے گا۔ مسٹر خالد العظم نے عرب حکومتوں کو انتباہ کیا۔ کہ موجودہ بین الاقوامی صورت حال کا کم اندازہ لگا کر اس سے فائدہ نہ اٹھانا بہتر نہ ہوگا۔ (داستان)

قاہرہ میں طلباء کا شہر

قاہرہ ۲۷ رمئی۔ منصوبہ بنایا گیا ہے۔ کہ جامع الازہر کی نئی عمارتوں کے قریب "فاروق الاول" طلباء کا شہر تعمیر کیا جائے۔ اس شہر میں ان طلباء کو رکھا جائیگا جو اسلامی ممالک سے آتے ہیں۔

شاہ فاروق نے اپنی ... کی سولہویں سالگرہ کے موقع پر اس کام کے لئے ۲۵۰۰۰ پونڈ کا عطیہ دیا ہے۔ باقی ماندہ اخراجات یونیورسٹی کے بجٹ سے پورے کئے جائیں گے۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ شہر آئندہ مالی سال کے اندر مکمل ہو جائے۔ (داستان)

دریائے جگجگ کے متعلق شام اور ترکی کی بات چیت

دمشق ۲۷ رمئی۔ دریائے جگجگ کے متعلق ترک اور شامی مندوبین کے درمیان جو بات چیت ہو رہی ہے حکومت شام اسے بہت زیادہ اہمیت دے رہی ہے۔ "المنزل" (؟) کا اظہار ہے کہ آئندہ چند دنوں میں بات چیت مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ لیکن جو ترقی اب تک ہوئی ہے حکام نے اس کا انکشاف کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ تاہم دونوں ممالک کے عمدہ تعلقات کی بنا پر امید ہے۔ کہ اختلافات اس طرح دور ہو جائیں گے۔ کہ شام کے حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ (داستان)

(اسی رنگ میں رنگین ہونا ضروری ہے۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ کا ارشاد ابھی تک منسوخ نہیں ہوا۔ میرا دل غم سے چور ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے مایوس نہیں ہیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا

بقیہ صفحہ ۲

ایسے رنگ میں مدد کرتا ہے۔ کہ ہمیں بھی حیرت ہوتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اپنے فضل سے موجودہ مشکلات سے نجات دے۔ اور آئندہ مشکلات سے بچائے۔ اب تو ہم میں تاب و تواں نہیں رہے) اس کے بعد میں بالاخانہ کے نیچے اترا ہوں (محترمی حضرت میاں بشیر احمد صاحب دروازہ کے باہر کھڑے ہیں۔ اور میری درخواست پر ان محلات کے تین فوٹو مجھے دیئے ہیں۔ اور مجھ سے دریافت فرماتے ہیں۔ کہ تم نے فوٹو کیا کرنے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میں فوٹو یورپ اور امریکہ میں احمدی مبلغوں کو بھیجنا چاہتا ہوں۔ تاکہ یورپ اور امریکہ میں لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ زمینت مسکن میں بھی ہم ان سے پیچھے نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ خیر اور برکات کا نزول انسانی افراد کے ذریعہ سے نازل ہوتا ہے ہم میں اور ہمارے غیر احمدی بھائیوں میں یہی فرق ہے۔ کہ ان کے عقیدہ کے مطابق جو برکات اور قرب الٰہی کے مواقع حضور سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ نازل ہوتے تھے۔ وہ ان کی ذات بابرکات کے ساتھ مخصوص تھے اور ختم ہو گئے۔ لیکن ہمارا عقیدہ اس کے برعکس ہے۔ بلکہ "الآخرۃ خیر من الاولیٰ" کے ماتحت بعض جہت میں وہ برکات پہلے سے بھی زیادہ ہیں۔ یہ برکت اور قرب جو حاصل ہوتا ہے۔ وہ اظلال اور امثال کے ذریعہ نازل ہوتا ہے جس طرح انبیاء میں اظلال و امثال ہوتے ہیں۔ اسی طرح صحابہ میں ایک دوسرے کے قائم مقام اور امثال ہوتے ہیں۔ اس لئے جو برکات حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وجود باجود کے ساتھ وابستہ تھیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے نہ منقطع ہوئی ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ۱۰۰ سال کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مثیل امت محمدیہ میں پیدا کر سکتا ہے۔ تو اب آئندہ کے لئے اس کو کون روکنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد اگر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چلیں۔ تو وہی برکات رہیں ہی جاری رہیں گی۔ اور کوئی کمی واقعہ نہیں ہوگی۔ محض تعلق محبت یا رشتہ یا تعلق نسب کافی نہیں۔

احراری لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی بڑ

"میں قائد اعظم ہوں"

گذشتہ شب یہاں مجلس احرار صوبہ سرحد کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مشہور احراری لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اعلان کیا۔ کہ آج سے میں اپنے آپ کو "قائد اعظم" سمجھتا ہوں۔ اور بلکہ میں نے اپنے مرکزی دفتر کے ایک چپڑاسی کا نام بھی "قائد اعظم" رکھا ہوا ہے — یاد رہے یہ جلسہ "ختم نبوت کانفرنس" کے سلسلہ میں منعقد ہوا تھا۔ جس میں مقرر موصوف نے قادیانی فرقہ کے عقائد پر کڑی نکتہ چینی کی۔ آپ نے پاکستانی وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ کے طرز عمل پر بھی شدید تنقید کی

معلوم ہوا ہے کہ اسی شب بلدیہ پشاور کے ناظم محمد اشرف خان ایم۔ ایل۔ اے نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے اعزاز میں ایک خصوصی دعوت بھی دی۔ اور جلسہ کے انعقاد کے لئے بلدیہ کا فرنیچر اور دیگر سہولیات بھی مہیا کیں۔

شاہ صاحب نے تقریر کے آخر میں حکومت پاکستان کو دعوت دی کہ وہ "قائد اعظم" کی اس توہین کے لئے اُن پر مقدمہ چلائے"۔ (نوائے وقت ۲۷ رمئی سنہ ۵۲ء)

ایرانی نیشنل آئل کمپنی کا منیجنگ ڈائرکٹر ایک اطالوی ہوگا

لندن ۲۷ رمئی:- روم کی ایک اطلاع ہے۔ کہ اٹلی کی سرکاری تیل کمپنی کے نائب صدر کاؤنٹ کیرافا اینڈریا نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ تاکہ ایرانی نیشنل آئل کمپنی کے منیجنگ ڈائرکٹر کا عہدہ سنبھال سکیں اس مقامی خبر کو بے بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ کہ پچھلے ہفتے ایک تیل بردار جہاز ایک ہزار ٹن خام تیل کسی ایرانی بندرگاہ سے اٹلی لے جانے کے لئے لا رہا تھا۔ اب اس جہاز کو حکم ملا ہے۔ کہ وہ کویت سے مال لادے۔

ڈاکٹر مصدق نے اپنی ایک نشری تقریر میں الزام لگایا ہے۔ کہ برطانیہ تیل کے سلسلے میں ایران کے ہمسایوں کو اس کے خلاف برانگیختہ کر رہا ہے۔ لندنی حلقوں کی قیاس آرائی ہے۔ کہ اس تحریر کی محرک وہ نکتہ چینی ہے۔ جو تیل کے متعلق ڈاکٹر مصدق کی پالیسی پر دنیا بھر کے چند حلقوں کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ (استار)

ترکی اور یوگوسلاویہ میں تجارت

لندن ۲۷ رمئی: یوگوسلاویہ کی پریس نیوز ایجنسی نے بلغراد سے ایک خبر جاری کی ہے جس میں ترکی اور یوگوسلاویہ کے مابین تجارت کافی حد تک دوبارہ جاری ہو جانے پر یوگوسلاویہ کے اقتصادی حلقے اظہار اطمینان کر رہے ہیں۔

یوگوسلاویہ کے تاجر خاص طور پر ترکی کی روئی میں دلچسپی لے رہے ہیں جس کی قیمتیں کافی کم ہو گئی ہیں۔ اور کافی مقدار میں روئی درآمد کرنے کی بات چیت ہو رہی ہے۔ ترکی کی طرف سے یوگوسلاویہ کی مصنوعات مثلاً کپڑے۔ مشین ٹولز اور سیمنٹ منگوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ (استار)